IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

URDU A1 – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU A1 – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU A1 – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Tuesday 21 May 2002 (afternoon)
Mardi 21 mai 2002 (après-midi)
Martes 21 de mayo de 2002 (tarde)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a commentary on one passage only. It is not compulsory for you to respond directly to the guiding questions provided. However, you may use them if you wish.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- Ne pas ouvrir cette épreuve avant d'y être autorisé.
- Rédiger un commentaire sur un seul des passages. Le commentaire ne doit pas nécessairement répondre aux questions d'orientation fournies. Vous pouvez toutefois les utiliser si vous le désirez.

INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un comentario sobre un solo fragmento. No es obligatorio responder directamente a las preguntas que se ofrecen a modo de guía. Sin embargo, puede usarlas si lo desea.

درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک اقتباس کے ساتھ دیے ہوئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

ا۔(۱)

تنہائی

پھر کوئی آیا دلِ زار ! نہیں ، کوئی نہیں
راہ رو ہوگا ، کہیں اور چلا جائے گا

ڈھل چکی رات، بکھرنے لگا تاروں کا غبار
لڑکھڑانے لگے ایوانوں میں خوابیدہ چراغ

سوگئی راستہ تک تک کے ہر اک راہ گزار
اجنبی خاک نے دھندلا دیے قدموں کے سراغ

گل کرو شمعیں ، بڑھادو مے و مینا و ایاغ
اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کرلو

اب یہاں کوئی نہیں ، کوئی نہیں آئے گا !

---- یہ نظم فیض احمد فیض کے شعری مجموعے "نقش فریادی" سے لی گئی ہے۔

سوالات :

اس نظم کا موضوع اور مرکزی خیال کیا ہے؟

اس نظم کے طرزِ تحریر اور اندازِ بیان پر روشنی ڈالیے۔

اس اقتباس کو پڑھ کر آپ پر اس شخص اور مصنف کے بارے میں کیا تاثر قائم ہوا؟

شاعر نے جس احساس کے تحت یہ نظم لکھی ہے ' کیا وہ اپنے احساس کو بیان کرنے میں کامیاب رہے ہیں؟

ا۔(۲)

یہ شخصیت ہے کس کی؟ ایک نیک دل اور نیک نیت انسان کی۔ جو بیک وقت دین دار اور وطن دوست ہے۔ خوش معاملہ ہے ' راست باز ہے۔جس کی دیانت اور صداقت پر آج تک کسی نے انگشت نمائی نہیں کی۔خدا نے جسے دل اور دماغ دونوں کے اعلیٰ اوصاف سے نوازا ہے۔یہ اوصاف فطری بھی ہیں اور اکتسابی بھی۔ اسے ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی کی ذلت و توہین نہ ہو نہ کسی کے دل کو چوٹ لگے۔ اس کے عمل میں حق گوئی کی جرأت اور انکسار پہلو بہ پہلو رہتے ہیں۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ اعلیٰ انسانوں میں کونسی ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جن کے باعث ہم ان کی عظمت کے آگے جھکنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ سب سے اول تو یہ کہ ان کے دل انسانی ہمدردی سے معمور ہوتے ہیں۔انسانیت دنیا کے کسی کونے میں دکھی ہو ' ان کے دل میں ٹیس ہوتی ہے۔ اس میں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ دکھی کا مذہب یا قومیت کیا ہے اور اس کا کس نسل سے تعلق ہے۔یہ دل سوزی کی صفت قدرِ مشترک ہے جو دنیا کے اعلیٰ پائے کے انسانوں میں ملتی ہے۔

ان کی طبیعت میں دو اور اوصاف ہیں جن سے ان کی انسان دوستی کا خمیر بنا ہے۔یہ ہیں صداقت اور جرأت۔ کوئی بھی بات ہو ' کوئی معاملہ ہو ' وہ حق بات کہنے میں تامل نہیں کرتے۔

اعلیٰ سیرت کی تعمیر میں جہاں بلند اخلاق کا ہونا ضروری ہے ' وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ فکر کی صلاحیت بھی پوری طرح موجود ہو۔ تاکہ تمام معاملات میں ' جن کا تعلق اپنی ذات سے یا اجتماعی زندگی کے مسائل سے ہو ' صحیح نتیجہ اخذ کیا جاسکے۔ قدرت نے انھیں غیر معمولی ذہانت بخشی ہے۔وہ جلد اپنی رائے قائم کرلیتے ہیں اور اکثر و بیشتر وہ درست ہوتی ہے۔ ان کی ہر بات میں سنجیدگی ' متانت اور وزن ہوتا ہے۔ یہ ایسی صفات ہیں جن سے ان کی پوری سوسائٹی فائدہ اٹھاتی ہے۔

ایک اعلیٰ انسان اور ماہر تعلیم ہونے کے علاوہ ان کا شمار اردو زبان کے چوٹی کے انشاپردازوں میں ہوتا ہے۔ اظہارِ خیال کی اعلیٰ قابلیت اور اخلاص دونوں مل کر ادب کا جادو جگاتے ہیں۔یہ دونوں صفات ان کی تحریروں میں موجود ہیں۔ان کی تحریروں سے فکر میں سجی ہوئی سچی جذباتی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ان کے طرزِ تحریر میں خلوص کے ساتھ جوش اور ولولہ ' تازگی اور قوت ہے ' جو ان کی شخصیت کا عطیہ ہے۔انھیں جو کہنا ہے اسے بالکل فطری انداز میں کہتے ہیں۔ ان ہی خصوصیات کی وجہ سے ان کا شمار اردو کے صاحبِ طرز ادیبوں میں ہوتا ہے۔

---- یہ اقتباس یوسف حسین خان کی تصنیف " یادوں کی دنیا "(اعظم گڑھ ' ۱۹۶۷ء) سے لیا گیا۔

سوالات :

مصنف نے اپنے موضوع کو پیش کرنے کے لیے کس طریقِ کار (تکنیک) کا استعمال کیا ہے؟

اس اقتباس کو پڑھ کر آپ پر اس شخص اور مصنف کے بارے میں کیا تاثر قائم ہوا؟

مصنف نے اپنے موضوع کو پیش کرنے کے لیے کس طریقِ کار (تکنیک) کا استعمال کیا ہے؟

کیا مصنف نے اس اقتباس میں اس شخصیت کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرنے کے لیے مناسب لفظ استعمال کیے ہیں؟